Regd S. No 1411

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ اخبار المصلح

ٹیلیگرافک ایڈریس ۱۱۳۱

فی پرچہ ۲ — ماہانہ ۴/۱۲

ایڈیٹر: عبد القادر بی اے

جلد ۵ ¦ ۱۱ شہادت ۱۳۳۲ ہش - ۱۱ اپریل ۱۹۵۳ء ¦ نمبر ۱۲

پاکستان اور جاپان کے درمیان تجارتی معاہدے پر دستخط ہو گئے

جاپان ۶½ لاکھ روئی کی اور ۲ لاکھ پٹ سن کی گانٹھیں خریدیگا

ٹوکیو ۱۰ اپریل۔ آج یہاں پاکستان اور جاپان کے درمیان ایک تجارتی معاہدے پر دستخط ہو گئے۔ معاہدے کے تحت جاپان ۶½ لاکھ کپاس کی اور ۲ لاکھ پٹ سن کی گانٹھیں خریدے گا۔ اس کے عوض دو کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ کا سامان پاکستان آئے گا۔ اس میں ایک کروڑ ۸۰ لاکھ گز سوتی کپڑے کے کٹ پیس کے علاوہ لوہے اور فولاد کا سامان بھی شامل ہوگا نیز مشینیں بھی درآمد کی جائیں گی۔

حکومت پاکستان نے پٹ سن کے بدلے مغربی جرمنی سے ۲۵ ہزار ٹن گیہوں خریدنے کے لئے مغربی جرمنی کی ایک فرم کے ساتھ بھی سودا کیا ہے۔ گیہوں کی مقدار ۵۰ ہزار ٹن تک بڑھائی جا سکتی ہے۔ معاہدہ کے تحت پاکستان مغربی جرمنی کو پٹ سن کی ۲۵ ہزار سے ۷۰ ہزار تک گانٹھیں برآمد کر سکے گا۔

شہزادہ سیف الرحمن آج چترال روانہ ہو رہے ہیں

پشاور ۱۰ اپریل۔ شہزادہ سیف الرحمن کل صبح چترال روانہ ہو رہے ہیں۔ جہاں وہ مہتر چترال کی حیثیت سے اپنے فرائض منصبی ادا کریں گے۔

آپ تین سال تک ضلع ہزارہ اور پشاور میں نظم ونسق کی عملی تربیت حاصل کرتے رہے ہیں۔ آپ نے کچھ عرصہ لاہور کی سول سروس اکیڈیمی میں بھی تربیت حاصل کی ہے۔

پنجاب میں بڑے بڑے زمینداروں کو اپنا تمام فاضل گیہوں حکومت کے ہاتھ فروخت کرنا ہوگا

منڈی میں گیہوں کا بھاؤ ۱۲ روپے فی من مقرر کر دیا گیا۔ ناجائز برآمد کرنیوالوں کو سخت ترین سزا دیجائیگی

صوبے کے وزیر اعلیٰ ملک فیروز خان نون کی طرف سے نئی غذائی پالیسی کا اعلان

لاہور ۱۰ اپریل۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ ملک فیروز خان نون نے آج شام ریڈیو پاکستان لاہور سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے گیہوں کی سرکاری خریداری اور "زیادہ اگاؤ مہم" کے بارے میں حکومت کی قلیل المیعاد پالیسی کا اعلان کیا۔ آپ نے فرمایا ان تمام زمینداروں کو جو ۱۰۰ مربع سے زیادہ زمین کے مالک ہیں اپنا تمام فاضل گیہوں حکومت کے ہاتھ فروخت کرنا ہوگا۔ سرکاری خریداری کے سلسلے میں منڈی کا بھاؤ ۱۲ روپے فی من مقرر کیا گیا ہے اس نرخ میں تمام سال کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ البتہ حکومت کو اس سے زیادہ قیمت پر گیہوں فروخت کرنا پڑے گا۔ کیونکہ باربرداری وغیرہ کے متعلق اخراجات کے علاوہ بیرونی ممالک سے جو گیہوں درآمد کیا جا رہا ہے۔ اس کی قیمت نسبتاً زیادہ ہے۔ حکومت اس وقت ۱۵ روپے ۶ آنے فی من گیہوں فروخت کر رہی ہے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے ملک فیروز خان نون نے بتایا کہ حکومت وہ فاضل گیہوں بھی خریدے گی جو چھوٹے زمیندار اپنے بیچنے کے لئے از خود پیش کریں گے۔ گیہوں اور دوسرا

(باقی دیکھیں صـ پر)

سائنسی وصنعتی تحقیقات کی پاکستان کونسل کا افتتاح

کراچی ۱۰ اپریل۔ آج صبح گورنر جنرل جناب غلام محمد نے سائنسی وصنعتی تحقیقات کی پاکستان کونسل کا افتتاح کیا۔ آپ نے کونسل کے قیام پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ مجھے یقین ہے کہ اقتصادی اور سائنسی ترقی کے لئے کونسل ملک کے قدرتی وسائل سے حتی الامکان زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے گی۔

وزیر صنعت سردار عبد الرب نشتر نے صدارتی تقریر میں سائنسدانوں کی توجہ ملک کی بعض فوری ضروریات کی طرف مبذول کرائی آپ نے بتایا کہ حکومت اس کونسل کے تحت بہت سی مشاورتی تحقیقاتی کمیٹیاں بنانے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔

ترقی کے صوبائی منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کیلئے ۲ کروڑ ۵۰ لاکھ کی فوری امداد کا مطالبہ

مرکزی حکومت سے مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ مسٹر نور الامین کی اپیل

ڈھاکہ ۱۰ اپریل۔ مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ مسٹر نور الامین نے مرکزی حکومت سے ۲ کروڑ ۵۰ لاکھ روپے کی فوری امداد کا مطالبہ کیا ہے۔ تاکہ گنگا کپادک پراجیکٹ پر اس سال اکتوبر تک کام شروع ہو سکے۔ امید ہے ابتدائی پہرے کا کام اس مہینے کے آخر تک شروع ہو جائے گا۔ اس غرض کے لئے مرکزی حکومت ۵۰ ہزار روپے کی پہلے ہی منظوری دے چکی ہے۔ اس منصوبے سے جن علاقوں کو فائدہ پہونچے گا ان میں جیسور کھلنا اور کشتیا کے علاقے شامل ہیں۔ ان کا رقبہ ۴۵۰۰ مربع میل بنتا ہے۔ یہ منصوبہ چھ سال کے عرصہ میں پایۂ تکمیل کو پہونچے گا۔ اور اس پر تقریباً ۲۰ کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔ صوبائی انجینئروں کے علاوہ خوراک وزراعت کے عالمی ادارے کے ۵ ماہر نگرانی کے فرائض سرانجام دینگے بیرونی فرموں کو ضروری سامان مشینوں اور آلات کے آرڈر دیئے جا رہے ہیں

پاکستان کو ۶ لاکھ پونڈ کا سامان ملیگا

کراچی ۱۰ اپریل۔ پاکستان کو کولمبو منصوبے کے تحت ۶ لاکھ آسٹریلوی پونڈ کی مالیت کا ٹیلیفون اور تار کا سامان ملے گا۔

بیمار جنگی قیدیوں کا تبادلہ

معاہدے کے مسودہ پر اتفاق ہو گیا

ٹوکیو ۸ اپریل۔ کوریا میں بیمار جنگی قیدیوں کے تبادلے کے متعلق اقوام متحدہ کے نمائندوں اور کمیونسٹوں کے درمیان جو سمجھوتہ ہوا ہے۔ اس کا مسودہ منظوری کے لئے اقوام متحدہ کے سپریم کمانڈر جنرل کلارک کے پاس بھجوا دیا گیا تھا۔ جس کی انہوں نے آج منظوری دے دی ہے۔ چنانچہ اقوام متحدہ کے اعلیٰ نمائندے ایڈمرل جان ڈینیل کل پن منجوم میں اس پر اپنے دستخط ثبت کر دیں گے۔ عارضی صلح کی بات چیت کے لئے اقوام متحدہ کے اعلیٰ نمائندے میجر جنرل ولیم ہیرسن کے نام کمیونسٹوں کی طرف سے ایک نہایت اہم مراسلہ موصول ہوا ہے۔ جس میں کہا جاتا ہے عارضی صلح کی بات چیت دوبارہ شروع کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

کراچی ۱۰ اپریل۔ مکرم جناب مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر اور مکرم مولوی منور احمد صاحب (معہ اہل وعیال) اعلائے کلمۃ الحق کے سلسلے میں آج شام بحری جہاز کے ذریعہ مشرقی افریقہ روانہ ہو گئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ان مجاہد بھائیوں کو منزل مقصود تک بخیر وعافیت پہونچائے۔ اور ان کی تبلیغی مساعی کے نیک اثرات پیدا کرے آمین

کراچی ۱۰ اپریل۔ آج یہاں بعد نماز جمعہ مکرم مولوی عبد المالک صاحب نے میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب مرحوم ومغفور (ریٹائرڈ انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات پنجاب) کا جنازہ غائب پڑھایا آپ کا انتقال ۸ اپریل کو سیالکوٹ میں ہوا تھا۔ آپ کو ربوہ میں سپرد خاک کیا گیا۔

اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم جناب خواجہ غلام نبی صاحب سابق ایڈیٹر الفضل بعارضہ فالج سخت بیمار ہیں۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

گودھرا میں فرقہ وارانہ کشیدگی

بمبئی ۱۰ اپریل۔ آج گودھرا میں ۳ گائے ذبح کرنے پر ۸ آدمی گرفتار کر لئے گئے۔ شہر میں فرقہ وارانہ کشیدگی کے باعث دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے کلیم پریس لارنس روڈ کراچی میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین سے شائع کیا۔

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک کلام

اہلی زندگی کو بہترین بنیاد پر قائم کرنے کا رستہ

(از حضرت مرزا بشیر احمدؓ صاحب ایم-اے)

عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم تنکح المرأۃ لاربع لمالھا ولحسبھا ولجمالھا ولدینھا فاظفر بذات الدین تربت یداک (بخاری)

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ کہ بیوی کے انتخاب میں چار باتیں مدنظر رکھی جاتی ہیں۔ بعض لوگ تو کسی عورت سے مال و دولت کی وجہ سے اس کے ساتھ شادی کرنے کی خواہش کرتے ہیں۔ اور بعض لوگ عورت کے خاندان اور حسب و نسب کی وجہ سے شادی کے خواہاں ہوتے ہیں۔ اور بعض لوگ عورت کے حسن و جمال پر اپنے انتخاب کی بنیاد رکھتے ہیں۔ اور بعض لوگ عورت کے دین اور اخلاق کی وجہ سے بیوی کا انتخاب کرتے ہیں۔ سو اے مردِ مسلم تو دیندار اور با اخلاق رفیقۂ حیات چن کر اپنی زندگی کو کامیاب بنانے کی کوشش کر۔ ورنہ تیرے ہاتھ ہمیشہ خاک آلود رہیں گے۔

تشریح:۔ اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتانے کے بعد کہ دنیا میں عام طور پر بیوی کا انتخاب کس اصول پر کیا جاتا ہے۔ مسلمانوں کو تاکید فرمائی ہے۔ کہ وہ ہمیشہ اپنے انتخاب میں دین اور اخلاق کے پہلو کو مقدم رکھا کریں۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ اس کے نتیجہ میں ان کی اہلی زندگی کامیاب اور بابرکت رہے گی۔ ورنہ خواہ وہ سطحی اور عارضی خوشی حاصل کرلیں۔ انہیں کبھی بھی حقیقی اور دائمی راحت نصیب نہیں ہوسکتی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ مبارک ارشاد نہایت گہری حکمت پر مبنی ہے۔ کیونکہ اس میں نہ صرف مسلمانوں کی اہلی زندگی کو بہترین بنیاد پر قائم کرنے کا رستہ کھولا گیا ہے۔ بلکہ ان کی آئندہ نسلوں کی حفاظت اور ترقی کا سامان بھی مہیا کیا گیا ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ دوسری اقوام تو الگ رہیں۔ خود مسلمانوں میں بھی آج کل کثیر حصہ ان لوگوں کا ہے۔ جو بیوی کا انتخاب کرتے ہوئے یا تو دین اور اخلاق کے پہلو کو بالکل ہی نظر انداز کردیتے ہیں۔ اور یا دین اور اخلاق کی نسبت دوسری باتوں کی طرف زیادہ دیکھتے ہیں۔ کوئی شخص تو عورت کے حسن پر فریفتہ ہوکر باقی باتوں کی طرف سے آنکھیں بند کرلیتا ہے۔ اور کوئی اس کے حسب و نسب کا دلدادہ بن کر دوسری سب باتوں کو نظر انداز کردیتا ہے۔ اور کوئی اس کی دولت کے لالچ میں آکر اس کے ہاتھ پر بک جانا چاہتا ہے۔ حالانکہ اصل چیز جو اہلی زندگی کی دائمی خوشی کی بنیاد بن سکتی ہے۔ وہ عورت کا دین اور اس کے اخلاق ہیں۔ دنیا میں بے شمار ایسی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ کہ ایک شخص نے کسی عورت کو محض اس کی شکل و صورت کی بناء پر انتخاب کیا۔ لیکن کچھ عرصہ گزرنے پر جب اس کے حسن و جمال میں تنزل کے آثار پیدا ہوگئے۔ یا اس کی نسبت کسی زیادہ حسین عورت کو دیکھنے کی وجہ سے بے اصول خاوند کی توجہ اس کی طرف سے ہٹ گئی۔ یا بیوی کے ساتھ شب و روز کا واسطہ پڑنے کے نتیجہ میں اس کے اخلاق کے بعض ناگوار پہلو خاوند کی آنکھوں کے سامنے آگئے۔ تو ایسی صورت میں زندگی کی خوشی تو درکنار خاوند کے لئے اس کا گھر حقیقۃً ایک دوزخ بن جاتا ہے۔ اور یہی حال حسب و نسب اور دولت کا ہے۔ کیونکہ حسب نسب کی وجہ سے تو بسا اوقات بیوی کے دل میں خاوند کے مقابلہ میں بڑائی اور تفاخر کا رنگ پیدا ہوجاتا ہے۔ جو خانگی خوشی کے لئے مہلک ہے۔ اور دولت تو ایک آنی جانی چیز ہے۔ جو آج ہے۔ اور کل کو ختم ہوسکتی ہے۔ اور پھر بسا اوقات یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ بیوی کی دولت خاوند کے لئے ایک مصیبت ہوجاتی ہے۔ اور راحت کا سامان نہیں بنتی۔ پس جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ گھریلو اتحاد اور گھریلو خوشی کی حقیقی بنیاد عورت کے دین اور اس کے اخلاق پر قائم ہوتی ہے۔ اور بڑا ہی بدقسمت ہے وہ انسان جو ٹھوس اوصاف کو چھوڑ کر وقتی کھلونوں یا ملمع سازی کی چیزوں کے پیچھے بھاگتا ہے۔

پھر ایک نیک اور خوش اخلاق بیوی کا جو گہرا اثر اولاد پر پڑتا ہے۔ وہ تو ایک دائمی نعمت ہے۔ جس کی طرف سے کوئی دانا شخص جسے اپنی ذاتی راحت کے علاوہ نسلی ترقی کا بھی احساس ہو آنکھیں بند نہیں کرسکتا۔ ظاہر ہے۔ کہ بچپن میں اولاد کی اصل تربیت ماں کے سپرد ہوتی ہے۔ کیونکہ ایک تو بچپن میں بچہ کو طبعًا ماں کی طرف زیادہ رغبت ہوتی ہے۔ اور وہ اسی سے زیادہ بے تکلف ہوتا اور اسی کے پاس اپنا زیادہ وقت گزارتا ہے۔ اور دوسرے باپ اپنے دوسرے فرائض کی وجہ سے اولاد کی طرف زیادہ توجہ بھی نہیں دے سکتا۔ پس اولاد کی ابتدائی تربیت کی بڑی ذمہ داری بہرحال ماں پر پڑتی ہے۔ لہٰذا اگر ماں نیک اور با اخلاق ہو۔ تو وہ اپنے بچوں کے اخلاق کو شروع سے ہی اچھی بنیاد پر قائم کردیتی ہے۔ لیکن اس کے مقابل پر ایک ایسی عورت جو دین اور اخلاق کے زیور سے عاری ہے۔ وہ کبھی بھی بچوں میں نیک اخلاق اور نیک عادات پیدا کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکتی۔ بلکہ حق یہ ہے۔ کہ ایسی عورت بسا اوقات دین کی اہمیت اور نیک اخلاق کی ضرورت کو سمجھتی ہی نہیں۔ پس نہ صرف خانگی خوشی کے لحاظ سے بلکہ آئندہ نسل کی حفاظت اور ترقی کے لحاظ سے بھی نیک اور با اخلاق بیوی ایک ایسی عظیم الشان نعمت ہے۔ کہ دنیا کی کوئی اور نعمت اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ اسی لئے ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم دوسری جگہ فرماتے ہیں۔ کہ خیر متاع الدنیا المرأۃ الصالحۃ "یعنی نیک بیوی دنیا کی بہترین نعمت ہے"

مگر حدیث زیر نظر کا یہ مطلب بھی نہیں ہے۔ کہ بیوی کے انتخاب میں دوسری تمام باتوں کو بالکل ہی نظر انداز کردینا چاہیئے۔ بلکہ اس کا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ نیکی اور اخلاق کے پہلو کو مقدم رکھنا چاہیئے۔ ورنہ بعض دوسرے موقعوں پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود دوسری باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کیونکہ وہ بھی ایک حد تک انسانی فطرت کے تقاضے ہیں۔ مثلاً پردہ کے احکام کے باوجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ شادی سے پہلے اپنی ہونے والی بیوی کو دیکھ لیا کرو۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ بعد میں شکل و صورت کی وجہ سے تمہارے دل میں کوئی کھٹک یا انقباض پیدا ہو۔ اور ایک دوسرے موقعہ پر جب ایک عورت اپنی شادی کے متعلق آپ سے مشورہ لینے کی غرض سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ میں تمہیں فلاں شخص سے شادی کا مشورہ نہیں دیتا۔ کیونکہ وہ مفلس اور تنگدست ہے۔ اور تمہارے اخراجات برداشت نہیں کرسکے گا۔ اور نہ فلاں شخص کے متعلق مشورہ دے سکتا ہوں۔ کیونکہ اس کے ہاتھ کا ڈنڈا ہر وقت اٹھا رہتا ہے۔ ہاں فلاں شخص کے ساتھ شادی کرلو۔ وہ تمہارے مناسب حال ہے۔ اور ایک تیسرے موقعہ پر آپ نے صحابہؓ سے فرمایا۔ کہ قبیلہ قریش کی عورتیں خاوند کی وفاداری اور اولاد پر شفقت کے حق میں اچھی ہوتی ہیں۔ اور ایک چوتھے موقعہ پر آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ حتی الوسع زیادہ اولاد پیدا کرنے والی عورتوں کے ساتھ شادی کرو۔ تا کہ میں قیامت کے دن اپنی امت کی کثرت پر جائز فخر کرسکوں۔ الغرض آپ نے اپنے اپنے موقعہ پر اور اپنی اپنی حدود کے اندر بعض دوسری باتوں کی طرف دیکھنے کی بھی اجازت فرمائی ہے۔ لیکن جس بات پر آپ نے خاص زور دیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ترجیح بہرحال دین اور اخلاق کے پہلو کو ہونی چاہیئے۔ ورنہ تم اپنے ہاتھوں کو خاک آلود کرنے کے خود ذمہ دار ہوگے۔ یہ وہ زریں تعلیم ہے۔ جس پر عمل کرکے مسلمانوں کے گھر برکت و راحت کا گہوارہ بن سکتے ہیں۔ کاش وہ اسے سمجھیں۔

(چالیس جواہر پارے)

تحریک جدید کے چندہ میں ہر وقت اضافہ کیا جاسکتا ہے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

"میں ان سب دوستوں کو جو اس تحریک میں حصہ لے رہے ہیں۔ یا لے سکتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے دین کی طرف بلاتا ہوں۔ اور مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک میں پہلے تمام سالوں سے بڑھ کر حصہ لیں۔" اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ جماعت کے مخلصین اللہ تعالےٰ کے فضل سے چندوں میں ہمیشہ نمایاں حصہ لیا کرتے ہیں۔ اور کوشش کرتے ہیں۔ کہ ان کا قدم ہمیشہ بڑھے۔ کہ یہ سال چونکہ پہلے دور کا آخری سال ہے۔ اس لئے میری خواہش ہے۔ کہ وہ لوگ جو اپنے دلوں میں اخلاص رکھتے۔ اور خدا تعالےٰ کے دین کا شوق رکھتے ہیں۔ وہ اس سال ایسی نمایاں قربانی کریں۔ جو اس سے پہلے سلسلہ اور اسلام کے لئے کبھی نہ کی ہو۔ جیسا کہ حضور نے خود انیسویں سال میں غیر معمولی قربانی کا نمونہ پیش کیا ہے۔

اب چونکہ دورِ اول کا انیسواں سال آخری سال ہے۔ گو آئندہ ہر سال ہم چندے دیں گے۔ مگر اس کمی کو نہ صرف پورا کرنا بلکہ نمایاں اضافہ میں تبدیل کرنا بھی جماعت کے مخلصین کا کام ہے۔ پس وہ احباب جو دلوں میں اخلاص اور سلسلہ کا درد رکھتے ہیں۔ وہ اگر وعدے کرکے ادا کرچکے ہیں۔ یا وعدہ کردیا ہے۔ وہ اپنی توفیق کے مطابق اضافہ کریں۔

یاد رکھیئے مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں۔ کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے تاریخ اسلام میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔ کہ دورِ اول کے ان مخلصین کے نام معہ ان کی انیس سالہ اشاعت اسلام کے لئے دی ہوئی مدد کے ایک رسالہ میں شائع کردیئے جائیں گے۔

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۵۳ء

غذائی مسئلہ کے متعلق وزیر اعظم کی تصریحات

پاکستان کے وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین نے اپنی پریس کانفرنس میں جو خوراک کے متعلق کہی فرمایا ہے۔

"غذائی صورت ان تمام مسائل میں جو اس وقت ملک کو درپیش ہیں اہم ترین مسئلہ ہے۔ ہم ابھی ابھی ایک سال گزار چکے ہیں۔ جو ہماری قوم کے لئے مصیبت اور ناداری کا سال تھا۔ آئندہ اس سے بھی زیادہ پریشان کن حالات ہمارے سامنے آنے والے ہیں۔"

یہ الفاظ واقعی نہایت تشویشناک ہیں۔ اس لحاظ سے وزیر اعظم کا خوراک کے مسئلہ کو ملک کا اہم ترین مسئلہ بیان کرنا بالکل بجا ہے۔ پچھلا سال جس مصیبت سے گزرا ہے۔ اگر اس کا خیال رکھ کر آئندہ سال کی مصیبت کا تصور کیا جائے۔ تو واقعی ہر پاکستانی کے لئے آئندہ سال ایک بھیانک سال نظر آئیگا

کمی اناج کا آغاز سال ۵۲-۱۹۵۱ء سے ہوا جس کی وجہ بارش کی کمی تھی۔ لیکن ملک نے یہ سال جوں توں کرکے بغیر بیرونی امداد کے گزار لیا۔ مگر ۵۳-۱۹۵۲ء میں کمی بڑھ گئی۔ اور ۹½ لاکھ ٹن اناج ضرورت سے کم پیدا ہوا۔ اس سال باہر سے کروڑوں روپیہ کی گندم درآمد کرنی پڑی۔ اب سال ۵۴-۱۹۵۳ء میں ۱۲½ لاکھ ٹن کی کمی ہوگی۔

کمی کی وجوہات زیادہ تر بارش اور نہری پانی کی قلت ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ کاشتکاروں کا گیہوں کی نسبت نقداور فصلوں کو ترجیح دینا۔ ٹڈی۔ ذخیرہ اندوزی اور ناجائز برآمد بھی کمی اناج کے اسباب بیان کئے جاتے ہیں۔ مگر زیادہ تر وجہ پانی کی کمی ہی ہوئی ہے۔

ظاہر ہے کہ بارش پر تو انسان کا اختیار نہیں ہے۔ البتہ نہروں کے متعلق جہاں تک آزاد نہروں کا تعلق ہے اختیار حاصل ہے۔ ان میں کمی نہیں کی گئی۔ مگر جن نہروں پر بھارت اثر ڈال سکتا ہے۔ ان کے متعلق جب تک عدل وانصاف کے ساتھ فیصلہ نہ ہو فی الحال قابو پانا مشکل ہے۔

ان حقائق کے پیش نظر ہمیں سوچنا یہ ہے۔ کہ اول آئندہ سال کی کمی اناج کو کس طرح پورا کیا جائے۔ دوئم ملک میں ضرورت کے مطابق آئندہ اناج پیدا کرنے کے لئے کیا ذرائع اختیار کئے جائیں۔ جہاں تک پہلے سوال کا تعلق ہے سوائے اس کے کہ ضرورت کے مطابق اناج دوسرے ملکوں سے برآمد کیا جائے اور فصل خریف سے زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کی جائے۔ اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ خواجہ صاحب کے بیان کے مطابق اس سال تقریباً ۶۰ کروڑ روپیہ کی گندم درآمد کرنی ہوگی تب کہیں جاکر ملک کی ضرورت پوری ہوگی

حکومت کی تجویز یہ ہے کہ بیس کروڑ کی گندم کولمبو پلان کے تحت کینیڈا اور آسٹریلیا سے حاصل کی جائے گی اور چالیس کروڑ روپیہ امریکہ سے سودی لے کر اسی سے گندم خرید لی جائے گی۔ جس کا سود بحساب تین فیصدی سالانہ ایک کروڑ بیس لاکھ روپیہ دینا ہوگا۔

یہ تو ہے مختصراً اس سال کی کمی خوراک کو پورا کرنے کی تجویز جو حکومت زیر عمل لانا چاہتی ہے۔ مگر ظاہر ہے کہ آئندہ ہمیشہ کے لئے ہر سال خوراک کے لئے اتنا خرچ ملک برداشت نہیں کر سکتا۔ اس لئے یہ سوچنا ضروری ہے کہ اگر خدانخواستہ کمی پیداوار کے یہی قدرتی اسباب قائم رہے تو کیا کرنا چاہئیے۔ کہ ہم کو اتنا روپیہ پھر کبھی برداشت نہ کرنا پڑے۔ سو اس کا علاج سوائے اس کے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ کہ ایسے ذرائع معلوم کئے جائیں۔ کہ کمی پیداوار کے مندرجہ بالا قدرتی اسباب کی موجودگی کے بغیر ملک میں اپنی ضروریات کے لئے بغیر بیرونی درآمد کے اناج مہیا ہو سکے۔

باقی رہا پیداوار میں اضافہ تو خواجہ صاحب نے یہ درست فرمایا ہے کہ زراعتی ترقی چشم زدن میں نہیں ہو سکتی۔ پھر بھی حکومت پہلے بھی کوشش کرتی رہی ہے۔ اور آئندہ بھی ایسی تدابیر کرنے کی منصوبہ بندی کر رہی ہے۔ جن سے پیداوار میں اضافہ ہو سکے۔

اول صوبائی اور ریاستی حکومتوں نے ایک وسیع رقبہ میں جس میں پہلے نقد آور فصلیں بوئی جاتی تھیں گندم کاشت کرنے کی تدابیر کی ہیں اور آئندہ کے لئے یہ تجویز کی گئی ہے کہ پٹ سن اور روئی کی کاشت کم کرکے گندم پیدا کی جائے کیمیائی کھاد سستی قیمت اور آسان طریقے سے کاشتکاروں کو مہیا کی جائے گی۔ ٹڈیوں سے فصلوں کو بچانے کے لئے بھی خاص تدابیر اختیار کی جائیں گی۔ آبپاشی وسیع کرنے کی غرض سے پنجاب میں ادارہ غذا وزراعت کے ماہرین کے تعاون سے کثیر تعداد میں کنوئیں کھودنے کی سکیم پر عمل ہو رہا ہے۔ تھل آبپاشی کا منصوبہ تکمیل کے قریب پہنچ چکا ہے۔ اس سے ۱۵ لاکھ ایکڑ زمین سیراب کی جا سکے گی۔ اسی طرح کئی دیگر سکیمیں شروع کی جا چکی ہیں۔ جن کا تعلق مختلف صوبوں اور ریاستوں کی حکومتوں سے ہے۔

حکومت نے ایک مرکزی "ہنگامی کمیٹی" بھی بنائی ہے۔ جو فوجی کاروائیوں کی سرعت کے ساتھ زیادہ غلہ اگاؤ کی مہم جاری کریگی۔ اور قلیل المیعاد اقدامات کو پوری رفتار کے ساتھ عملی جامہ پہنائے گی۔ ایسی کمیٹیاں صوبوں میں بھی بنائی جائیں گی۔ جیسا کہ خواجہ صاحب نے فرمایا ہے۔ ان قلیل المیعاد اقدامات سے حکومت کو طویل المیعاد اقدامات کے سلسلہ میں بھی امداد ملے گی۔ خواجہ صاحب نے اس کمیٹی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

اس بات کا اطمینان کرنا خاص طور پر ضروری ہے کہ آئندہ خریف کے موسم میں غلہ کی پیداوار کو بڑھانے کے لئے ضروری اقدامات اتنی تیزی کے ساتھ کئے جائیں گے جتنی تیزی کے ساتھ دوران جنگ میں فوجی کارروائی کی جاتی ہے۔"

خواجہ صاحب نے بھارتی مقبوضہ نہروں کے متعلق فرمایا ہے کہ عالمی بنک کی مداخلت سے انشاءاللہ ایسے انتظامات ہو جائیں گے جس سے دونوں ملک اپنی اپنی ضرورت کے مطابق پانی مہیا کر سکیں گے۔ خواجہ ناظم الدین کے بیان سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جہاں غذائی قلت کا سوال نہایت نازک صورت اختیار کر چکا۔ وہاں حکومت اس سے بے خبر نہیں ہے۔ بلکہ وہ اب پوری طاقت سے اس کا مقابلہ کرنے پر تل گئی ہے۔ ہمیں امید ہے۔ کہ پاکستان کے کاشتکار اور دیگر عوام حکومت کے ساتھ تعاون کریں گے۔ تاکہ جلد از جلد ملک کا غذائی توازن قائم ہو سکے۔

دین کی راہ میں چندہ دینے سے ہی ترقیات کے راستے کھلتے ہیں

"جماعت احمدیہ بے شک چندے دیتی ہے۔ لیکن صحابہ والا انفاق اور تھا وہ تو کوشش کرکے اپنے اوپر غربت لاتے تھے جب تک اس طرح انفاق نہ ہو ترقی ممکن نہیں ہوا کرتی۔ اس وجہ سے پہلی آیت میں جہاں خرچ کا حکم دیا ہے۔ وہاں سرّا کو پہلے رکھا ہے۔ یہ بتلانے کے لئے کہ اصل نفاق وہ ہے جو طبعی ہو۔ اور اسمیں کسی شہرت وغیرہ کا خیال نہ ہو۔"

"جو انفاق طبعی ہوگا ظاہر ہے کہ اس کے لئے طبیعت کو ابھارنا نہیں پڑیگا بلکہ اسکے ظہور کو بعض دفعہ روکنے کی ضرورت پڑیگی پس وہی انفاق اس آیت کے ماتحت ہے۔ اور خدا کے راستے میں خرچ کرنے کے لئے کہنے کی ضرورت نہ ہو"

درخواست دعا

عزیزم چوہدری بشیر احمد صاحب بھٹی ابن میجر ڈاکٹر شاہ نواز صاحب بعارضہ درد گردہ ایک ہفتہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ لطیف احمد طاہر

ملفوظات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ کی خاطر

تکلیف اٹھانا نبیوں اور صدیقوں کا کام ہے

بیعت ۔ بیعت میں جاننا چاہئے کہ کیا فائدہ ہے اور کیوں اس کی ضرورت ہے؟ جب تک کسی شے کا فائدہ اور قیمت معلوم نہ ہو۔ تو اس کی قدر آنکھوں کے اندر نہیں سماتی۔ جیسے گھر میں انسان کے کئی قسم کا مال و اسباب ہوتا ہے۔ مثلاً۔ روپیہ، پیسہ، کوڑی، لکڑی وغیرہ تو جس قسم کی جو شے ہے۔ اسی درجہ کی اس کی حفاظت کی جائے گی ایک کوڑی کی حفاظت کے لئے ۔ وہ سامان نہ کرے گا۔ جو پیسہ اور روپیہ کے لئے اسے کرنا پڑے گا۔ اور لکڑی وغیرہ کو تو یونہی ایک کونہ میں ڈال دے گا۔ علیٰ ہذا القیاس جسکے تلف ہونے سے اس کا زیادہ نقصان اسکی زیادہ حفاظت کرے گا۔ اسی طرح بیعت میں عظیم الشان بات توبہ ہے۔ جسکے معنے رجوع کے ہیں۔ یہ اس حالت کا نام ہے۔ کہ انسان اپنے معاصی سے جن سے اس کے تعلقات بڑھے ہوئے ہیں۔ اور اس نے اپنا وطن انہیں مقرر کر لیا ہوا ہے۔ گویا کہ گناہ میں اس نے بود و باش مقرر کر لی ہوئی ہے۔ تو توبہ کے معنے یہ ہیں کہ اس وطن کو چھوڑنا۔ اور رجوع کے معنے پاکیزگی کو اختیار کرنا۔ اب وطن کو چھوڑنا بڑا گراں گذرتا ہے۔ اور ہزاروں تکلیفیں ہوتی ہیں۔ ایک گھر جب انسان چھوڑتا ہے۔ تو کس قدر اسے تکلیف ہوتی ہے۔ اور وطن کو چھوڑنے میں تو اس کو۔ سب یار دوستوں سے قطع تعلق کرنا پڑتا ہے۔ اور سب چیزوں کو مثل چارپائی فرش، ہمسائے، وہ گلیاں کوچے، بازار سب چھوڑ چھاڑ کر ایک نئے ملک میں جانا پڑتا ہے یعنی اس (سابقہ) وطن میں کبھی نہیں آتا۔ اس کا نام توبہ ہے۔ معصیت کے دوست اور ہوتے ہیں۔ اور تقویٰ کے دوست اور۔ اس تبدیلی کو صوفیاء نے موت کہا ہے۔ جو توبہ کرتا ہے اسے بڑا حرج اٹھانا پڑتا ہے۔ اور سچی توبہ کے وقت بڑے بڑے حرج اسکے سامنے آتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ رحیم کریم ہے۔ وہ جب تک اس کل کا نعم البدل عطا نہ فرماوے۔ نہیں مارتا۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ میں یہی اشارہ ہے۔ کہ وہ توبہ کر کے غریب بیکس ہو جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ اس سے محبت اور پیار کرتا ہے۔ اور اسے نیکوں کی جماعت میں داخل کرتا ہے۔ دوسری قومیں خدا کو رحیم کریم خیال نہیں کرتیں۔ عیسائیوں نے خدا کو تو ظالم جانا اور بیٹے کو رحیم کہ باپ تو گناہ نہ بخشے۔ اور بیٹا جان دیکر بخشوائے۔ بڑی بیوقوفی ہے کہ باپ بیٹے میں اتنا فرق۔ والد مولود میں مناسبت اخلاق، عادات کی ہوا کرتی ہے (مگر یہاں تو بالکل نرالا دم) اگر اللہ رحیم نہ ہوتا۔ تو انسان کا ایک دم گذارہ نہ ہوتا۔ جس نے انسان کے عمل سے پیشتر ہزاروں اشیاء اس کے لئے مفید بنائیں۔ تو کیا یہ گمان ہو سکتا ہے۔ کہ توبہ اور عمل کو قبول نہ کرے۔

توبہ کی حقیقت۔ گناہ کی یہ حقیقت نہیں ہے۔ کہ اللہ گناہ کو پیدا کرے۔ اور پھر ہزاروں برس کے بعد گناہ کی معافی سوجھے۔ جیسے مکھی کے دو پر ہیں ایک میں شفا اور دوسرے میں زہر۔ اسی طرح انسان کے دو پر ہیں۔ ایک معاصی کا دوسرا انجمالت، توبہ ۔ پریشانی کا۔ یہ ایک قاعدہ کی بات ہے۔ جیسے ایک شخص جب غلام کو سخت مارتا ہے۔ تو پھر اس کے بعد پچھتاتا ہے۔ گویا کہ دونوں پر اکٹھے حرکت کرتے ہیں۔ زہر کے ساتھ تریاق ہے اب سوال یہ ہے۔ کہ زہر کیوں بنایا گیا؟ تو جواب یہ ہے کہ گو یہ زہر ہے۔ مگر کشتہ کرنے سے حکم اکسیر کا رکھتا ہے۔ اگر گناہ نہ ہوتا تو رعونت کا زہر انسان میں بڑھ جاتا اور وہ ہلاک ہو جاتا۔ توبہ اسکی تلافی کرتی ہے۔ کبر اور عجب کی آفت سے۔ گناہ انسان کو بچائے رکھتا ہے۔ جب نبی معصوم ستر بار استغفار کرے۔ تو ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ گناہ سے توبہ وہی نہیں کرتا۔ جو اس پر راضی ہو جاوے ۔ اور جو گناہ کو گناہ جانتا ہے وہ آخر اسے چھوڑے گا۔

اِعْمَلْ مَاشِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکَ کے معنے

حدیث میں آیا ہے کہ جب انسان بار بار رو کر اللہ سے بخشش چاہتا ہے۔ تو آخر کار خدا کہہ دیتا ہے۔ کہ ہم نے تجھ کو بخش دیا۔ اب تیرا جو جی چاہے سو کر۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ اس کے دل کو بدل دیا۔ اور اب گناہ اسے بالطبع برا معلوم ہو گا۔ جیسے بھیڑ کو میلا کھاتے دیکھ کر کوئی دوسرا حرص نہیں کرتا کہ وہ بھی کھا دے۔ اسی طرح وہ انسان بھی گناہ کی حرص نہیں کرے گا۔ جسے خدا نے بخش دیا ہے۔ مسلمانوں کو خنزیر کے گوشت سے بالطبع کراہت ہے۔ حالانکہ اور دوسرے ہزاروں کام کرتے ہیں۔ جو حرام اور منع ہیں ۔ تو اس میں حکمت یہی ہے کہ ایک نمونہ کراہت کا رکھ دیا ہے۔ اور سمجھا دیا ہے کہ اسی طرح انسان کو گناہ سے نفرت ہو جاوے۔

کثرتِ گناہ کی وجہ سے دعا میں کوتاہی نہ ہو

گناہ کرنے والا اپنے گناہوں کی کثرت کا خیال کر کے۔ دعا سے ہرگز باز نہ رہے۔ دعا تریاق ہے۔ آخر دعاؤں سے دیکھ لیگا کہ گناہ اسے کیسا برا لگنے لگا۔ جو لوگ معاصی میں ڈوب کر۔ دعا کی قبولیت سے مایوس رہتے ہیں۔ اور توبہ کی طرف رجوع نہیں کرتے۔ آخر وہ انبیاء اور ان کی تاثیرات کے منکر ہو جاتے ہیں۔

توبہ جزو بیعت کیوں ہے؟

یہ توبہ کی حقیقت ہے (جو اوپر بیان ہوئی) اور یہ بیعت کی جزو کیوں ہے؟ تو بات یہ ہے کہ انسان غفلت میں پڑا ہوا ہے۔ جب وہ بیعت کرتا ہے۔ اور ایسے کے ہاتھ پر جسے اللہ تعالےٰ نے وہ تبدیلی بخشی ہو۔ تو جیسے درخت میں پیوند لگانے سے خاصیت بدل جاتی ہے۔ اسی طرح سے اس پیوند سے بھی۔ اس میں وہ فیوض اور انوار آنے لگتے ہیں (جو اس تبدیلی یافتہ انسان میں ہوتے ہیں) بشرطیکہ اس کے ساتھ سچا تعلق ہو۔ خشک شاخ کی طرح نہ ہو۔ اس کی شاخ ہو کر پیوند ہو جاوے۔

بیعت کب فائدہ دیتی ہے

جس قدر یہ نسبت ہوگی۔ اسی قدر فائدہ ہو گا۔ بیعت رسمی فائدہ نہیں دیتی۔ ایسی بیعت سے حصہ دار ہونا مشکل ہوتا ہے۔ اسی وقت حصہ دار ہو گا۔ جب اپنے وجود کو ترک کر کے بالکل محبت اور اخلاص کے ساتھ اس کے ساتھ ہو جاوے۔ منافق آنحضرت صلعم کے ساتھ سچا تعلق نہ ہونے کی وجہ سے آخر بے ایمان رہے ان کو سچی محبت اور اخلاص پیدا نہ ہوا۔ اسلئے ظاہری لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ان کے کام نہ آیا۔ تو ان تعلقات کو بڑھانا بڑا ضروری امر ہے۔ اگر ان تعلقات کو وہ (طالب) نہیں بڑھاتا۔ اور کوشش نہیں کرتا تو اس کا شکوہ اور افسوس بے فائدہ ہے۔

محبت و اخلاص کا تعلق بڑھانا چاہئے۔ جہاں تک ممکن ہو اس انسان (مرشد) کے ہمرنگ ہو۔ طریقوں میں اور اعتقاد میں۔ نفس لمبی عمر کے وعدے دیتا ہے۔ یہ دھوکا ہے۔ عمر کا اعتبار نہیں ہے جلدی راستبازی اور عبادت کی طرف جھکنا چاہیئے۔ اور صبح سے لیکر شام تک حساب کرنا چاہیئے۔

تہجد کی تاکید

تہجد میں خاص کر اٹھو اور ذوق اور شوق سے ادا کرو۔ درمیانی نمازوں میں بہ باعث ملازمت کے ابتلا آ جاتا ہے۔ رازق اللہ تعالیٰ ہے۔ نماز اپنے وقت پر ادا کرنی چاہیئے۔ ظہر و عصر کبھی کبھی جمع ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ ضعیف لوگ ہوں گے۔ اسلئے یہ گنجائش رکھدی۔ مگر یہ گنجائش۔ تین نمازوں کے جمع کرنے میں نہیں ہو سکتی۔

جبکہ ملازمت میں اور دوسرے کئی امور میں۔ لوگ سزا پاتے ہیں (اور مورد عتاب حکام ہوتے ہیں) تو اگر اللہ تعالیٰ کے لیے تکلیف اٹھاویں تو کیا خوب ہے۔

نبیوں اور صدیقوں کا کام

جو لوگ راستبازی کے لئے تکلیف اور نقصان اٹھاتے ہیں۔ وہ لوگوں کی نظروں میں بھی مرعوب ہوتے ہیں۔ اور یہ کام نبیوں اور صدیقوں کا ہے

جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے دنیاوی نقصان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کبھی اپنے ذمہ نہیں رکھتا پورا اجر دیتا ہے۔

انسان منافقانہ طرز نہ رکھے

(انسان کو لازم ہے) منافقانہ طرز نہ رکھے مثلاً اگر ایک ہندو (خواہ حاکم یا عہدیدار ہو) کہے کہ رام اور رحیم ایک ہے۔ تو ایسے موقعہ پر ہاں میں ہاں نہ ملائے۔ اللہ تعالیٰ تہذیب سے منع نہیں کرتا۔ مہذبانہ جواب دیوے۔ حکمت کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ایسی گفتگو کی جاوے۔ جس سے خواہ مخواہ جوش پیدا ہو۔ اور بیہودہ جنگ ہو کبھی اخفائے حق نہ کرے۔ ہاں میں ہاں ملانے سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ ع

یار غالب شو کہ تا غالب شوی

اللہ تعالیٰ کا لحاظ اور پاس رکھنا چاہیئے ہمارے دین میں کوئی بات تہذیب کے خلاف نہیں۔

اسلام پر ظلم

(الصلوٰۃ)! اسلام ہمیشہ مظلوم چلا آیا ہے جیسے کبھی دو بھائی ہیں فساد ہو تو بڑا بھائی بہ سبب اپنی عظمت اور پہلے پیدا ہونے کے اپنے چھوٹے بھائی پر خواہ مخواہ ظلم کرتا ہے۔ اسلئے کہ وہ پیدائش میں اول ہونے سے اپنا حق زیادہ خیال کرتا ہے۔ حالانکہ حق دونوں کا برابر ہے۔ اسی طرح کا ظلم اسلام پر ہو رہا ہے۔ اسلام سب مذاہب کے بعد آیا۔ اسلام نے سب مذاہب کی غلطی ان کو بتائی تو جیسے قاعدہ ہے کہ جاہل، خیر خواہ کا دشمن ہو جاتا ہے۔ اسی طرح وہ سب مذاہب اس سے ناراض ہو گئے کیونکہ ان کے دلوں میں اپنی اپنی عظمت بیٹھی ہوئی

(باقی صفحہ ۷ پر)

"اسلام کی فتح عظیم"

مسٹر ڈوئی آف امریکہ کے متعلق پیشگوئی کی بعض جدید تفاصیل

از مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔اے امریکہ

(۲)

ڈوئی کی اسلام دشمنی

اس جگہ مناسب ہوگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تحریر کی تصدیق میں کہ ڈوئی "اسلام کا سخت درجہ دشمن تھا" اس شخص کا ایک حوالہ بھی درج کر دیا جائے۔ جو اسکے اسلام کے خلاف کینہ اور عناد کی انتہا کو واضح کر سکے۔ مسٹر ڈوئی نے اپنے اخبار میں لکھا۔

"میں امریکہ اور یورپ کی عیسائی اقوام کو خبردار کرتا ہوں کہ اسلام مردہ نہیں ہے اسلام طاقت سے بھرپور ہے۔ اگرچہ اسلام کو ضرور نابود ہو جانا چاہیئے۔ محمڈن ازم کو ضرور تباہ ہونا چاہیئے۔ مگر اسلام کی بربادی نہ تو مضمحل لاطینی عیسویت کے ذریعہ ہو سکے گی۔ نہ ہی بے طاقت یونانی عیسویت کے ذریعہ ہے۔ اور نہ ہی ان لوگوں کی تھکی ماندی عیسوئیت کے ذریعے سے جو مسیح کو صرف برائے نام مانتے ہیں۔ اور بیٹو لوگوں اور بدمستوں اور بدکاروں اور دیوثوں اور ظالموں کی زندگی بسر کرتے ہیں۔"

(لیوز آف ہیلنگ ۲۵ اگست ۱۹۰۰ء)

پھر ایک دفعہ مسٹر ڈوئی نے لکھا۔

"محمڈن ازم ایک بڑی طاقت ہے یہ زبردست مقابلہ کرے گی۔ مگر اس کا استیصال کرنا ضروری ہے۔"

(لیوز آف ہیلنگ جلد ۸ نمبر ۱۳ صفحہ ۱۹ جنوری ۱۹۰۰ء)

ڈوئی کی دریدہ دہنی کے یہ ناپاک اور متعفن نمونے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مباہلہ کے چیلنج سے پہلے کے زمانہ کے ہیں مگر چیلنج کے بعد بھی ڈوئی کے مکروہ رویہ میں کوئی تبدیلی پیدا نہ ہوئی۔ عین اس مہینے میں جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دوسرا اعلان مباہلہ شائع فرمایا۔ مسٹر ڈوئی نے ایک لیکچر میں پھر کہا

"زائن کے لئے محمڈن ازم کو تباہ کرنا ضروری ہے۔ آج مشرق کے بڑے سسٹموں میں سے ایک محمڈن ازم بھی ہے"۔

"اسلام کا لب لباب عورت کی تذلیل اور اسکے لئے ابدی روح سے محرومیت ہے۔ مسلمانوں کا مذہب عورت کی روح کو ابدیت نہیں دیتا"

مسلمان کو یہ نہیں سکھایا جاتا کہ وہ اگلی دنیا میں اپنی بیوی ماں یا بچی سے ملنے کی توقع کرے۔ اس کو یہ سکھایا جاتا ہے کہ وہ جنت کا تصور ایک قحبہ خانہ یا حرم سرا کی حیثیت میں کرے۔ جہاں پر وہ ان عورتوں کے ساتھ زندگی بسر کرے گا۔ جو اس کی ہوس رانی کی خاطر پیدا ہو جائیں گی۔

زائن کے لئے ضروری ہے کہ وہ انسانیت پر سے اس گھناؤنے دھبے کو دھو ڈالے۔ یروشلم پر سے اس ملعون جھنڈے کو ہمیں اتارنا ہو گا۔ خدا ہمیں مستقبل قریب میں مسلمانوں کے دروازے کھٹکھٹانے کی توفیق دے۔ مسلمان مقابلہ ضرور کریں گے۔ کیونکہ وہ کئی سوملین کی تعداد میں ہیں۔ ہلال اور صلیب کے درمیان ایک جنگ عظیم قریب نظر آ رہی ہے۔"

(لیوز آف ہیلنگ ۱۵ اگست ۱۹۰۳ء)

مندرجہ بالا اقتباسات ایک طرف اگر ڈوئی کی گندہ فطرت کا پتہ دیتے ہیں۔ تو دوسری طرف اس کی اسلام سے کلیتہً ناواقفیت کا بھی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اعلان مباہلہ کی اشاعت کے بعد بھی اس بدقسمت انسان کی تباہ کن روش میں کوئی تبدیلی نہ آئی۔ خدائی تقدیر اسے اس کے بھیانک اور تاریک انجام کی طرف کشاں کشاں لئے جا رہی تھی۔ چنانچہ اس نے پھر لکھا۔

"اسلام کے ساتھ) لعنت زدہ ہوس کاری بھی آئی۔ جس نے قبائل قریش کو اس بات کی رغبت دی کہ وہ اپنے خدا کو چھوڑ کر اسلام کے جھنڈے تلے آ جائیں تاکہ وہ اس دنیا میں بھی عورتوں کے ساتھ عیاشی کی زندگی بسر کر سکیں۔

اور پھر لعنت زدہ ہوس کاری میں ہمیشگی کے عیش و عشرت کی زندگی اس گندے وحشی کی طرح گزاریں۔ جس کی خواہشات کا اعلےٰ ترین مقام اسکے پیٹ سے اوپر نہیں جاتا۔ یہ تھا وہ انعام جو (حضرت) محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے پیش کیا۔ اور یہی وہ انعام جو آج بھی محمڈن ازم پیش کرتا ہے۔۔۔

۔۔۔۔ ہم محمڈن ازم کے اس انعام کو پاش پاش کر کے رہیں گے"۔

(لیوز آف ہیلنگ ۱۲ ستمبر ۱۹۰۳ء)

اس بدنصیب ننگ انسانیت شخص کی یہ بے باکانہ دشنام طرازی ایسی نہ تھی۔ جس سے ایک مرد مومن کا دل مجروح نہ ہوتا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھوں اسلام کی عزت کا تحفظ مقدر تھا۔ ان اہانت آمیز بیانات پر خدائے غیور کے اس جاں نثار جرنیل کا ڈوئی ایسے ننگ شرافت انسان کو مباہلہ کے لئے بلانا ضروری تھا۔ خدائی قدرت اپنی طاقتور تجلی کا ایک کرشمہ دکھانا چاہتی تھی۔ ادھر مسٹر ڈوئی نے بھی الٰہی غیرت کو بھڑکانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اس نے اپنی کامل تباہی کو آخری دعوت دینے میں بھی کوئی کسر نہ چھوڑی۔ اپنی ترقی کے پورے عروج میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے چند ماہ ہی بعد پھر اس نے کہا

"محمڈن ازم ایک ایسا مذہب ہے جو اپنے علماء کو یہ تعلیم دینے سے منع رکھتا ہے کہ عورت بھی لافانی روح رکھتی ہے۔ برخلاف اس کے محمڈن ازم عورت کو مرد کے کھیل اور ہوس رانی کا سامان بتاتا ہے۔

جب عورت کی یہ زندگی ختم ہو جائے گی تو مسلمانوں کے بقول وہ مرد کے بھیانک جرائم کے خلاف شہادت دینے کے لئے کبھی بھی پیدا نہ ہوگی۔

اسلام کی سب سے بڑی لعنت یہ ہے کہ اس نے عورت کو ہوس کاری کا آلہ بنا دیا ہے۔ مسلمانوں کے نزدیک بہشت غیر محدود عیاشی کی جگہ ہے۔ یہ وہ جگہ نہیں جہاں بقائے نسل ایک بلند مقصد ہو۔ بلکہ وہ جگہ ہے جہاں پر ایک اسفل ترین مارعا بن جاتا ہے اس قسم کے بہشت میں پاکیزہ اور مقدس بچوں کے خیال کے بغیر ایک مسلمان یہ توقع کرتا ہے کہ وہ اپنی ابدیت کو ایک وسیع قحبہ خانہ پر حاوی کر دے۔

یہ خیال بہت بھیانک ہے انتہائی بھیانک یہ شرمناک مذہب ضرور ختم ہونا چاہیئے۔

سینکڑوں ملین مسلمان جو اس وقت ایک جھوٹے نبی کے قبضے میں ہیں۔ انہیں یا تو خدائی آواز سننی پڑیگی یا وہ تباہ ہو جائینگے۔"

(لیوز آف ہیلنگ ۲۳ جنوری ۱۹۰۴ء)

خباثت فطرت کے اس گندے اظہار پر الٰہی غیرت کیوں نہ بھڑکتی؟ یہ بدبخت انسان نہ صرف دریدہ دہن ہی تھا بلکہ اس نے سید الطاہرین رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک اور اسلام کے متعلق حد درجہ کا ذبانہ اور سراپا غلط باتیں منسوب کی تھیں۔ یہ تھا وہ کمینہ دشمن جو خدا تعالےٰ کے فرستادہ اور اسلام کے برگزیدہ جرنیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ پر کھڑا ہوا۔ اس نے تباہی حسرتناک تباہی کو اپنے ہاتھوں دعوت پر دعوت دی۔ اور دردناک عذاب کو بار بار بلایا۔ یہ صحیح ہے کہ دنیوی لحاظ سے اس وقت وہ اپنی طاقت و شہرت کی بلند چھوٹی پر کھڑا تھا۔ اور اس کی تباہی کے کوئی آثار نظر نہ آتے تھے۔ بلکہ دن بدن اس کی دولت اس کی طاقت اس کی لیڈری میں اضافہ ہی ہوتا جا رہا تھا۔

ادھر حضرت احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مادی دنیا میں کوئی حیثیت ہی نہ تھی۔ ہندوستان جیسا پسماندہ غیر متمدن اور غلام ملک۔ پھر اس تاریک ملک کے کونے میں ایک بے حیثیت گاؤں کا باشندہ۔ ہاں ایک غیر معروف انسان جو مادی دنیا کے معیار کے لحاظ سے امریکہ تو کجا خود اپنے ملک میں بھی کوئی قابل ذکر دنیوی جاہ و حشمت نہ رکھتا تھا۔ اس نے خدا کے داعی کے محبوب حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے اس "ڈاکٹر جان الیگزنڈر ڈوئی کو مقابلے کے لئے للکارا جس کی سرعت سے بڑھتی ہوئی طاقت نے خود اس عظیم ملک امریکہ کے رہنے والے کروڑوں انسانوں کی آنکھوں کو عارضی طور پر خیرہ کر کے رکھ دیا تھا۔ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء نے اس کو ایسے وقت میں مقابلہ کے لئے بلایا جب امریکن پبلک یہ وہم بھی نہ کر سکتی تھی۔ کہ ڈاکٹر ڈوئی کے ستارۂ اوج کو زوال آنے کا شمہ بھر بھی امکان ہو سکتا ہے۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ ڈوئی کی تحریک طوفانی سمندر کی طرح دوسری ایسی امریکن تحریکوں کو اپنی عظیم موجوں لپیٹتی چلی جا رہی تھی۔ جب صیہون کا اخبار

(باقی صفحہ ۔۔ پر)

زندہ کتاب قرآن ہے زندہ دین اسلام ہے

اور زندہ رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

(مرتبہ مولوی محمد شریف صاحب امینی فاضل)

۱۔ زندہ خدا۔ ہر مذہب کا نقطہ مرکزی خدا تعالیٰ کی ذات ہے اور کسی مذہب کو اختیار کرنے کی اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ خدا جو نجات کا سرچشمہ ہے اس پر ایسا کامل یقین پیدا ہو جائے کہ گویا اس کو آنکھ سے دیکھ لیا ہے کیونکہ گناہ کی خبیث روح انسان کو ہلاک کرنا چاہتی ہے اور انسان گناہ کے مہلک زہر سے کسی طرح بچ نہیں سکتا جب تک کہ اس کو کامل اور زندہ خدا پر پورا یقین نہ ہو مگر اس خالق و مالک ہستی کی پہچان جس قدر ضروری قرار پاتی ہے بدقسمتی سے اتنے ہی غلط نظریات و خیالات اس کی ذات و صفات کے بارہ میں پائے جاتے ہیں چنانچہ دہریا لوگ اس کی ہستی کے قائل نہیں۔ پارسی ایک کی بجائے دو ہستیوں یعنی خالق خیر اور خالق شر کے قائل ہیں۔ عیسائی باپ، بیٹا، روح القدس تین اقانیم کو مانتے ہیں اور اسی طرح بعض دیگر مذاہب میں مختلف اجرام فلکی، حیوانات، نباتات، جمادات اور دیوی دیوتاؤں کو خدا کا شریک ٹھیرایا جاتا ہے بعض لوگ باوجود خدا کو قادر مطلق اور شریب شکتیمان ہونے کے روح و مادہ کا خالق نہیں مانتے۔ بلکہ روح و مادہ کو بھی خدا تعالیٰ کی طرح ازلی ابدی قرار دیتے ہیں۔ برہمو سماج اور دیو سماج خدا کی صفت تکلم کے ہی منکر ہیں کہ خدا بندے سے کلام کر ہی نہیں سکتا کسی نے خدا کی صفت تکلم کو تو تسلیم کیا مگر دیدوں۔ تورات اور انجیل تک ہی اسے محدود کر دیا اور تو اور خود مسلمانوں نے قرآن مجید کے نزول کے بعد وحی الٰہی کے دروازے کو بند قرار دے دیا ہے مگر ان سب نظریات کے مقابل پر اسلام کی تائید میں بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اعلان فرمایا کہ خدا موجود ہے۔ وہ اپنی ذات اور صفات میں واحد لاشریک ہے۔ اس کی صفات ازلی ابدی ہیں۔ ان میں کبھی تعطل پیدا نہیں ہوتا وہ حی و قیوم ہے وہ آج بھی اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا اور شرف قبولیت بخشتا ہے اور انہیں اپنے کلام سے نوازتا ہے۔ چنانچہ فرمایا ؎

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

پھر حضور فرماتے ہیں کہ

(الف) "ہمارا زندہ حی و قیوم خدا ہم سے انسان کی طرح باتیں کرتا ہے۔ ہم ایک بات پوچھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں تو وہ قدرت کے بھرے الفاظ کے ساتھ جواب دیتا ہے ۔۔۔۔ یہاں تک کہ یقین کرا دیتا ہے کہ وہ وہی ہے جس کو خدا کہنا چاہیے۔ دعائیں قبول کرتا اور قبول کرنے کی اطلاع دیتا ہے" (نسیم دعوت صفحہ ۷۸)

(ب) "سو میں تمام دنیا کو خوشخبری دیتا ہوں کہ یہ زندہ خدا اسلام کا خدا ہے ۔۔۔۔ اس اشتہار دینے کی اصلی غرض یہی ہے کہ جس مذہب میں سچائی ہے وہ کبھی اپنا رنگ نہیں بدل سکتی ہے جیسے اول ویسے ہی آخر ہے۔ سچا مذہب کبھی خشک قصہ نہیں بن سکتا سو اسلام سچا ہے۔ میں ہر ایک کو کیا عیسائی، کیا آریہ اور کیا یہودی اور کیا برہمو اس سچائی کے دکھلانے کو بلاتا ہوں۔ کیا کوئی ہے جو زندہ خدا کا طالب ہے ہم مردوں کی پرستش نہیں کرتے۔ ہمارا زندہ خدا ہے وہ ہماری مدد کرتا ہے۔ وہ اپنے الہام اور کلام اور آسمانی نشانوں سے ہمیں مدد دیتا ہے" (اشتہار ۲۴ / جنوری ۱۸۹۷ء)

یہ صرف دعویٰ ہی نہ تھا بلکہ آپ نے اپنے الہامات دنیا کے سامنے پیش فرمائے۔ پیشگوئیاں کیں جو عین وقت پر پوری ہوئیں اور ہو رہی ہیں۔ قبولیت دعا کے معجزات دکھلائے اور یہ سب باتیں آپ کی مختلف کتب میں شائع شدہ موجود ہیں۔ اور یہ امر ثابت کرتا ہے کہ واقعی آپ کا تعلق ایک "زندہ خدا" کے ساتھ تھا۔

۲۔ زندہ رسول۔ دنیا کے مختلف زمانوں، مختلف علاقوں اور قوموں میں خدا کے برگزیدہ مصلحین آئے۔ اور خدا سے گیان اور معرفت حاصل کر کے اپنی اپنی قوم کی اصلاح کی مگر ان بزرگان کی لائی ہوئی تعلیم ایک محدود زمانہ اور ایک محدود علاقے کے لئے ہوتی تھی۔ دنیا ترقی کر چکی تھی اور عقل انسانی کمال کو پہنچ چکی تھی اس لئے ضرورت تھی کہ اللہ تعالیٰ اپنا کوئی عالمگیر رسول بھیجے جس کا دائرہ عمل صرف ایک قوم یا علاقہ نہ ہو بلکہ سب دنیا ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے عرب کی سرزمین میں مکہ کی بستی کے اندر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ آپ کا پیغام سب دنیا کے لئے تھا۔ آپ نے روحانی دنیا میں ایک شاندار اصلاح فرمائی۔ وحشیوں کو انسان۔ انسانوں کو با اخلاق اور با اخلاق انسانوں کو با خدا بنا دیا آپ کا یہ کمال صرف آپ کی جسمانی زندگی کے ساتھ ہی ختم نہیں ہو گیا۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے آپ کو عالمگیر اور تا ابد رہنے والی شریعت عطا فرمائی اور اپنی رضا و خوشنودی حاصل کرنے اور فلاح و نجات پانے کیلئے آپ کی اتباع کو لازمی قرار دیا۔ چنانچہ امت محمدیہ میں بے شمار لوگوں نے آپ کے فیضان کی برکت سے روحانی مدارج کو حاصل کیا اور کر رہے ہیں۔ صالحیت، شہادت، صدیقیت اور نبوت کے درجات آپ کے سچے متبعین پر کھلے ہیں چنانچہ یہ امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے "زندہ رسول" ہونے کا بین ثبوت ہے۔ آپ کا فیض جاری ہے جب کہ باقی انبیاء اور رشیوں کے اتباع سے کسی کو خدا کا قرب حاصل نہیں ہو رہا۔ چنانچہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس بارے میں اپنے وجود کو بطور تحدی پیش فرماتے ہیں۔

(الف) "ایک بڑی دلیل اس بات پر کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روحانی طور پر اعلیٰ زندگی رکھتے تھے اور دوسرا کوئی نہیں رکھتا۔ آپ کی تاثیرات اور برکات کا زندہ سلسلہ ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ سچے مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی کر کے خدا تعالیٰ کے مکالمات سے شرف پاتے ہیں اور خوارق العادت خوارق ان سے صادر ہوتے ہیں اور فرشتے ان سے باتیں کرتے ہیں۔ دعائیں ان کی قبول ہوتی ہیں۔ ان کا نمونہ ایک میں بھی موجود ہوں" (لیکچر زندہ رسول)

(ب) "میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے اور اسی کامل انسان پر علوم غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دنیا میں کسی مذہب والا روحانی برکات میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میں اس میں صاحب تجربہ ہوں" (ضمیمہ انجام آتھم)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً بتلایا گیا کہ "كُلُّ بَرَكَةٍ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ" کہ تمام برکات جو آپ پر نازل ہوتی ہیں وہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی فیضان کا نتیجہ ہیں۔ اس لئے حضرت نے فرمایا کہ ؎

"اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا کیونکہ بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو" (تجلیات الٰہیہ ص ۲۵)

آج بھی جماعت احمدیہ میں سینکڑوں لوگ رویا کشوف اور الہام الٰہی سے متمتع ہو رہے ہیں۔ مگر سب سے ممتاز ہستی ہماری جماعت کے موجودہ امام المصلح الموعود سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ہیں اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتا اور رویا و کشوف اور الہام سے آپ کو نوازتا ہے اور یہ سب امور اسلام کی زندگی کے زندہ شاہد ہیں۔ اور سچا مذہب وہی ہے جس کے ساتھ زندہ نمونہ اور چمکتے ہوئے تازہ بتازہ نشان ہوں۔

۳۔ زندہ کتاب۔ مذہبی تعلیم کی بنیاد اس صحیفہ آسمانی پر ہوتی ہے جو خدا کی طرف سے اس کے رسول کی معرفت مخلوق کی ہدایت کے لئے نازل کیا جاتا ہے مختلف زمانوں میں مختلف صحیفے نازل ہوئے مگر ان کی تعلیمات عارضی اور محدود لوگوں کے لئے تھیں۔ مگر اب زمانہ ترقی کر چکا تھا ضرورت تھی کہ کوئی کامل اور عالمگیر شریعت نازل ہو جو زندگی کے ہر شعبہ میں کام آ سکے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ کلام پاک بصورت قرآن مجید نازل فرمایا جو ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور ہر قسم کی روحانی و اخلاقی ضروریات کو پورا کرنے والی کتاب ہے جس کی لفظی اور معنوی حفاظت کا وعدہ خدا نے ان الفاظ میں فرمایا۔ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ۔ کہ ہم نے ہی اس کلام کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے چنانچہ یہ وعدہ نہایت شان سے پورا ہوا لفظی طور پر قرآن مجید آج اسی طرح محفوظ ہے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ تحریر کے علاوہ حفاظ کے سینے بھی اس کلام پاک کی حفاظت پر مامور ہیں۔ اور معنوی حفاظت کے لئے خدا نے اس امت میں مجددین کا سلسلہ جاری فرمایا اور اس زمانے میں خدا نے مجدد صدی چہاردہم حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود اور مہدی معہود کو اس امر کے لئے مامور فرمایا۔ آپ نے قرآن مجید کی صداقت و حقانیت کے ثبوت میں متعدد کتب تصنیف فرمائیں۔ جن میں سے خاص طور پر قابل ذکر "براہین احمدیہ" ہے آپ نے اس کتاب میں نہایت تحدی کے ساتھ جملہ مذاہب کے پیرووں کو اسلام کے مقابلہ میں اپنے اپنے مذہب کی حقانیت ثابت کرنے کا چیلنج دیا۔ اور براہین احمدیہ میں بیان کردہ دلائل کا مقابلہ کرنے والے کے لئے دس ہزار روپیہ انعام دینے کا وعدہ فرمایا۔ مگر کسی کو مقابل پر دم مارنے کی جرأت نہ ہوئی چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ ؎

ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے
آزمائش کیلئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

دسمبر ۱۸۹۶ء میں لاہور میں "مذاہب عالم" کا جلسہ منعقد ہوا جس میں مختلف مذاہب کے نمائندگان نے اپنے اپنے مذہب کی تعلیم کی خوبیاں بیان کیں۔ اس جلسہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب بوجہ بیماری شامل نہ ہو سکے مگر آپ کا مضمون پڑھا گیا جس کے متعلق خدا نے پہلے خبر دیدی تھی کہ یہ مضمون باقی مضامین پر غالب رہیگا۔ چنانچہ اس لیکچر کے اختتام پر دوست اور دشمن نے اس مضمون کے بالا رہنے کا اعتراف کیا۔ آپ کا یہ شاندار لیکچر "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے نام سے شائع شدہ موجود ہے۔ غرض آپ نے دنیا کے سامنے مختلف پیرائے میں یہ بات بیان فرمائی کہ اگر کوئی مذہب دنیا میں زندہ ہے تو وہ صرف اسلام ہی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"میں تمام لوگوں کو یقین دلاتا ہوں کہ اب آسمان کے نیچے اعلیٰ اور اکمل طور پر زندہ رسول صرف ایک ہی یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس کے ثبوت کیلئے خدا نے مجھے مسیح کر کے بھیجا ہے جس کو شک ہو وہ آرام سے اور آہستگی سے مجھ سے یہ اعلیٰ زندگی ثابت کرائے۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو کچھ عذر بھی تھا۔ مگر اب کسی کے لئے عذر کی جگہ نہیں کیونکہ خدا نے مجھ کو بھیجا ہے کہ میں اس بات کا ثبوت دوں کہ زندہ کتاب قرآن ہے اور زندہ دین اسلام ہی ہے۔"

سندھ کے سرحدی گاؤں میں
دس بھارتی گرفتار

کراچی ۹ر مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سندھ کی سرحدی پولیس نے بھارتی حملہ آوروں کا تعاقب کرکے دس حملہ آوروں کو گرفتار کرلیا ہے۔ اور ان کے قبضہ سے متعدد کارتوس اور لوٹ کے مویشی وغیرہ برآمد کرلئے ہیں۔ بتایا جاتا ہے۔ کہ بھارتی حملہ آوروں نے گذشتہ دنوں سندھ کے ایک سرحدی گاؤں پر حملہ کیا۔ اور لوٹ مار کرکے چھ پاکستانی باشندوں اور مویشیوں کو پکڑ کر لے گئے۔ مگر سرحدی پولیس نے ان کا تعاقب کیا۔ اور ان حملہ آوروں میں سے دس کو گرفتار کرلیا۔ چھ پاکستانی باشندوں کو بچالیا۔ اور لوٹے ہوئے مویشی واپس لے گئے۔

نام واپس لینے کی آخری تاریخ ۱۵ر اپریل ہے

کراچی ۹ر اپریل۔ کراچی میونسپل کارپوریشن نے اعلان کیا ہے۔ کہ کارپوریشن کے ہونے والے انتخابات کے سلسلے میں کاغذات نامزدگی داخل کرنے والے اگر اپنا نام واپس لینا چاہتے ہوں۔ تو ۱۵ر اپریل کے چار بجے تک اس کی اطلاع ریٹرننگ افسر کو دے دیں۔ جو لوگ اپنے کاغذات نامزدگی واپس لیں گے۔ ان کے ناموں کا اعلان ۱۸ر اپریل کو ایک سرکاری گزٹ میں کردیا جائیگا

کالجوں کے قرب وجوار کے علاقے

کراچی ۹ر اپریل۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کراچی نے مقامی کالجوں کے قرب وجوار کے علاقہ کو "خاموش علاقہ" قرار دے دیا ہے۔ اس حکم پر ۱۴ر اپریل سے عملدرآمد شروع ہوگا۔ ۱۴ر اپریل سے اس علاقہ میں ریڈیو بجانا۔ ہارن بجانا اور شور مچانا ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔ شمال مشرقی اسٹریچن روڈ۔ جنوب مغربی کچہری روڈ اور جنوب میں کنگز وے کا علاقہ شامل ہے۔

وزیراعظم رومانیہ کی حالت نازک ہے

بلغراڈ ۹ر اپریل۔ یوگوسلاویہ کی سرکاری خبررساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے۔ کہ وزیراعظم رومانیہ اچانک سخت بیمار ہوگئے ہیں۔

خواجہ ناظم الدین مہینہ میں ایک بار اخباری نمائندوں سے خطاب کیا کریں گے

کراچی ۹ر اپریل۔ وزیراعظم پاکستان الحاج خواجہ ناظم الدین ہر ماہ اخباری نمائندوں کو خطاب کیا کریں گے۔ خواجہ صاحب سے آج اخباری نمائندوں نے درخواست کی تھی۔ کہ کم ازکم مہینہ میں ضرور ایک بار پریس کانفرنس طلب کیا کریں۔ جسے خواجہ ناظم الدین نے منظور کرلیا۔

کیا امریکہ اسرائیل کو امداد دینا بند کردیگا؟

دمشق ۹ر اپریل۔ یہاں کے سیاسی حلقوں میں یہ افواہ ہے۔ کہ امریکہ کے خارجہ سکرٹری اپنے دورہ مشرق وسطیٰ میں قضیہ فلسطین اور نہر سویز سے انگریزی فوجوں کے انخلاء کے متعلق گفت وشنید کریں گی۔ اور اس کے علاوہ مشرق وسطیٰ کی دفاعی تنظیم کے متعلق بھی عرب حکومتوں کے نمائندوں سے گفتگو وتبادلہ خیال کریں گے۔ امریکی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے۔ کہ امریکہ عرب ممالک سے اپنے تعلقات مضبوط کرنا چاہتا ہے۔ دورۂ مشرق وسطیٰ کا مقصد یہی ہے۔ امریکی ترجمان نے آگے چل کر بتایا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ امریکہ اسرائیل کو مالی امداد دینا بند کردیگا۔

پنجاب کی نئی غذائی پالیسی کا اعلان
بقیہ صفحہ اول

اناج صوبے سے باہر بھیجنے کی قطعی ممانعت ہوگی۔ صوبے کے اندر بھی ریل اور موٹر گاڑیوں وغیرہ کے ذریعہ گیہوں ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں لے جانے کی اجازت نہ ہوگی۔ چاول کے بارے میں پالیسی کا اعلان بعد میں کیا جائیگا۔

"زیادہ اگاؤ مہم" کی تفصیلات پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے بتایا۔ کہ کپاس کے رقبے میں دس فی صدی کمی کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جو لوگ اس حکم کی تعمیل نہیں کریں گے۔ انہیں زائد رقبہ پر پچاس روپے فی ایکڑ جرمانہ ہوسکے گا۔ اسی طرح جو لوگ نئی زمینوں پر گندم کی کاشت کریں گے۔ انہیں مالیہ اور آبیانے میں معقول چھوٹ دی جائیگی۔ حکومت نے صوبے میں تیرہ سو نئے ٹیوب ویل لگانے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ اس سے آبپاشی کے کام میں کافی مدد ملے گی۔ علاوہ ازیں حکومت کاشت کے لئے دس دس ایکڑ زمین نیلام پر بھی دے گی۔ خریف کی فصل کے لئے ۷۰ ہزار ٹن کیمیاوی کھاد خریدنے کا انتظام بھی کیا جارہا ہے۔ جو کاشتکاروں کو کم قیمت پر دی جائیگی۔ وزیر اعلیٰ نے اخباروں اور تمام سیاسی پارٹیوں سے اپیل کی کہ وہ لوگوں کو زیادہ اناج اگانے کی ترغیب دے کر حب الوطنی اور قومی ذمہ داری کے احساس کا ثبوت دیں۔ ناجائز برآمد کی روک تھام کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ اگر ملک سے ناجائز برآمد کا سلسلہ بند نہ ہوا۔ تو شاید حکومت کو یہ فیصلہ کرنا پڑے۔ کہ ایسے لوگوں کو دیکھتے ہی گولی بھی ماری جاسکے گی۔

افغانستان کی کابینہ میں نئی تبدیلیاں

تورخم ۸ر اپریل۔ افغانستان کے وزیر خارجہ مسٹر علی محمد خاں جو اس عہدہ پر ۱۵ سال سے کام کر رہے تھے۔ اور ساتھ ہی ساتھ افغانستان کے نائب وزیراعظم بھی تھے۔ ان کی جگہ اب وزارت خارجہ کا عہدہ افغانستان کے ماسکو میں سفیر بج

پاکستانی فضائیہ کے کمانڈر انچیف
لاہور میں

لاہور ۹ر اپریل۔ پاکستانی فضائی فوج کے کمانڈر انچیف ایر وائس مارشل کینن فضائی فوج کے لاہور اسٹیشن کے معائنہ کے لئے پہنچ گئے ہیں۔ وہ یہاں دو روز تک قیام کریں گے۔ کل سرگودھا میں موصوف نے آر پی اے ایف اسٹیشن کا معائنہ کیا۔ اس سے پہلے راولپنڈی میں انہوں نے لورٹو یا مری میں فضائیہ کے اداروں کا معائنہ کیا۔

ملفوظات حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام
(بقیہ صفحہ ۴)

تھی۔ انسان کثرت قوم، قدامت اور کثرت مال کے باعث متکبر ہوجایا کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک غریب، قلیل اور نئے گروہ والے تھے اس لئے (ابتداء میں) اونہوں (مخالفین) نے ناحق ہمیشہ مظلوم ہوتا ہے۔

اسلام کی فتح بقیہ صفحہ ۵

ہر روز دنیا کے ایک نئے کنارے یا ملک کی کسی دوسری ریاست سے فتح کی خبریں شائع کرتا تھا۔ جب دور دراز کے ممالک سے فریب خوردہ مگر عقیدت مند مسیحی آآکر صیہون میں آباد ہو رہے تھے۔ اس وقت کیسے خیال ہوسکتا تھا۔ کہ الٰہی غیرت چار سال کے قریب عرصہ میں ہی اس ناپاک انسان کو وہ ذلت انگیز انجام نصیب کرے گی، جس کی یاد روحانی عالم کی تاریخ میں عبرتناک طور پر محفوظ رہے گی۔ شہر صیہون اب بھی موجود ہے۔ مگر اس کی ایک ایک گلی۔ اس کے مکانوں کی ایک ایک اینٹ اس کا ہر ایک مکین۔ اس کے درودیوار ہر لحظہ اس عظیم الشان نشان کی صداقت پر شہادت دے رہے ہیں۔ پیشگوئی سے قبل ڈوئی کی ترقی اور پھر پیشگوئی کے بعد ڈوئی کے زوال کی تاریخ قدرت نے امریکن اخبارات ورسائل اور بعض امریکن مصنفین کی تصانیف میں اس شان کے ساتھ محفوظ کردی ہے۔ کہ ان کا مطالعہ آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے اور بالخصوص امریکہ والوں کے لئے حی وقیوم خدا کی ہستی کا مبرہن ثبوت رہے گا۔ اور ایمان والوں کے لئے ہمیشہ ہی روح پرور آئندہ ابواب میں ہم اس بدنصیب انسان کے غیرمعمولی عروج اور حسرتناک انجام کی تاریخ کا مطالعہ کریں گے

افریقہ میں ماؤماؤ تحریک کا مقابلہ
کرنے کے لئے وسیع پیمانے پر تیاری

نیروبی ۹ر اپریل کینیا میں برطانوی حکمرانوں نے فوج پولیس اور محفوظ دستوں کی تمام چھٹیاں منسوخ کردی ہیں۔ آج تمام پولیس چوکیوں اور فوجی مرکزوں پر پہرہ دوگنا کردیا گیا ہے۔ چوکیوں کے گرد خاردار تار لگا دیئے گئے ہیں۔ اور چھتوں پر مشین گنیں نصب کردی گئی ہیں۔ پولیس افسران کا خیال ہے۔ کہ ماؤماؤ کے دہشت پسند نیروبی شہر پر بھی حملہ کردیں گے۔ اور آئندہ بدھ کو جب ماؤماؤ کے چند لیڈروں کے مقدمہ کا فیصلہ سنایا جائیگا۔ تو اسی وقت یہ لوگ نیروبی پر چھاپہ ماردیں گے۔ پولیس کو اختیار دے دیا گیا ہے۔ کہ وہ جہاں بھی افریقیوں کو مشتبہ حالت میں دیکھے۔ تو وہاں فوراً گولی چلادے۔ اور سب کو گولی کا نشانہ بنادے۔ یورپین بچوں کو ساحلی علاقہ میں بھیج دیا گیا ہے۔ تاکہ ان کو کوئی خطرہ باقی نہ رہے۔ ایک بڑے فوجی افسر نے بتایا۔ کہ ہمیں یہ شبہ ہے۔ کہ ماؤماؤ کی فوجی کونسل کا صدر دفتر نیروبی میں ہی ہے۔ اور یہیں سے دہشت پسندوں کو ہدایات بھیجی جاتی ہیں۔ ماؤماؤ کے چھاپہ مار پورے طور پر تربیت یافتہ ہیں۔

پانی کی فراہمی کی مقدار بڑھادی گئی

کراچی ۹ر اپریل۔ کراچی میونسپل کارپوریشن نے اعلان کیا ہے۔ کہ ماہ اپریل کی ۱۰ تاریخ سے پانی کی مقدار میں اضافہ کردیا جائے گا۔ اس سے پہلے بابا اور بھٹ آئی لینڈ میں پانی کی فراہمی میں اضافہ کردیا گیا ہے۔ اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ شہر کے لئے روزانہ صبح پانچ بجے سے ۹ بجے تک اور شام کو دو بجے سے پانچ بجے تک نل کھلے رہیں گے۔ گورنمنٹ کوارٹر مارٹن روڈ پر نل کھلنے کے اوقات صبح چار بجے سے ساڑھے آٹھ بجے صبح تک اور شام کو دو بجے سے ساڑھے پانچ بجے تک ہوں گے۔ لالو کھیت میں صبح چار بجے سے ۱۱ بجے صبح تک اور شام کے تین بجے سے ۱۰ بجے رات تک نلوں سے پانی لیا جاسکے گا۔

ایران کے پریس ڈائریکٹر کی رہائی

تہران ۹ر اپریل۔ بہرام شاہ رخ کو دو سال کی قید کے بعد رہا کردیا گیا ہے۔ وہ سابق وزیراعظم جنرل رزم آرا کی حکومت میں ایران پریس وپراپیگنڈا کے ڈائرکٹر تھے۔ ان پر سرکاری روپیہ خورد برد کرنے کا الزام لگایا گیا تھا۔ لیکن ان پر مقدمہ نہیں چلا تھا۔ اخباری اطلاعات کے مطابق انہیں علالت کے سبب رہا کردیا گیا ہے۔ شاہ رخ عالمگیر جنگ میں برلن ریڈیو کے ایرانی سیکشن کے ڈائرکٹر تھے۔

بج۔ سردار سلطان احمد خاں کے سپرد کردیا گیا ہے۔ افغانستان کی کابینہ میں اس تبدیلی کے متعلق بہت سی قیاس آرائیاں کی جارہی ہیں۔

پاکستان اور جاپان کے درمیان تجارتی معاہدہ ہوگیا

جاپان سے پچاس لاکھ اسٹرلنگ کا کپڑا درآمد کیا جائیگا

ٹوکیو ۹ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جاپان اور پاکستان کے تجارتی وفد دونوں ملکوں کے درمیان ایک سال کے لئے تجارتی معاہدہ طے کرنے پر رضامند ہوگئے ہیں۔ اس معاہدہ کے تحت جاپان پاکستان سے کپاس اور روئی خریدے گا۔ اور اس کے بدلے پاکستان جاپان سے سوت۔ کپڑا۔ مشینری لوہا اور فولاد درآمد کرے گا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جاپان پاکستان سے ۶۵ ہزار گانٹھیں کپاس اور دو لاکھ گانٹھیں پٹ سن درآمد کرے گا۔ اور پاکستان کو دو کروڑ ۸۰ لاکھ اسٹرلنگ کی مالیت کا سامان بھیجے گا۔ اس میں ۵۰ لاکھ اسٹرلنگ کا کپڑا۔ ۴۰ لاکھ اسٹرلنگ کا سوت۔ مشینری ۹۰ لاکھ اسٹرلنگ لوہا اور فولاد ۵۰ لاکھ اسٹرلنگ شامل ہوگا۔ اگر پاکستان میں برآمدی اشیاء کی قیمتیں بڑھیں۔ تو جاپان اپنی خریداری کم کر دیگا۔ پاکستانی وفد ہفتے کو معاہدے پر دستخط کرنے کے بعد کراچی روانہ ہونے والا ہے۔

لکھنؤ میں فساد

لکھنؤ ۹ اپریل۔ یہاں دو گروہوں میں خوفناک فساد ہوا۔ جس میں دو افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔ اس سلسلہ میں آج صبح تک ۱۳ افراد کو گرفتار کیا جا چکا تھا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ فساد کرنے والے فریقین میں ایک عرصہ سے تنازعہ چلا آتا تھا۔ دونوں طرف سے چاقو۔ لاٹھیاں اور اینٹیں آزادانہ استعمال کی گئیں۔ اور ایک بڑا ہجوم کھڑا ہوا یہ تماشا دیکھتا رہا۔ ابھی یہ معلوم نہیں ہوا۔ کہ فساد فرقہ وارانہ نوعیت کا تھا کہ نہیں۔

متروکہ جائیداد کی منتقلی کے احکام میں ایک سال کی توسیع کردی گئی

کراچی ۹ اپریل۔ حکومت پاکستان نے (متروکہ جائیداد کے انتظام) کے آرڈیننس مجریہ ۱۹۴۹ء کے پندرھویں) کی دفعہ ۱۵ کے تحت ایک گزٹ نوٹیفکیشن کے ذریعہ ان موجودہ احکام میں جن کے تحت فروخت اور تبادلہ کے ذریعہ متروکہ جائیداد کی منتقلی کی اجازت ہے۔ ۱۱ اپریل ۱۹۵۳ء سے مزید ایک سال کی توسیع کردی ہے۔ ان احکام کے تحت شہری غیر منقولہ متروکہ جائیداد کی منتقلی کی اس صورت میں اجازت ہے۔ جب منتقلی کا معاہدہ ۲۶ جولائی ۱۹۴۹ء سے قبل کیا گیا ہو۔ اور کم از کم ۸۰ فی صدی معاوضہ اس تاریخ سے قبل ادا کر دیا گیا ہو۔ تبادلہ کے ذریعہ اس جائیداد کی "متعلقہ" علاقوں میں ایسی ہی جائیداد سے منتقلی کی اجازت ہے۔ اسی طرح پٹہ یا رہن کے ذریعہ شہری غیر منقولہ جائیداد ۴۳

پاکستانی ایڈیٹروں کا وفد ہالینڈ جارہا ہے

کراچی ۹ اپریل۔ نیدرلینڈ کی حکومت کی دعوت پر پاکستان کے مدیران جرائد کا ایک وفد وسط اپریل میں نیدرلینڈ جارہا ہے۔ یہ وفد جس میں مسٹر الطاف حسین (ڈان کراچی) پیر علی محمد راشدی (سندھ آبزرور کراچی) مسٹر شریف فاروق (شہباز پشاور) مسٹر ممتاز احمد خاں (آفاق لاہور) مسٹر خیر الکبیر (سنگباد ڈھاکہ) مسٹر مجیب الرحمٰن (آزاد ڈھاکہ) اور مسٹر الیف ڈی ڈگلس (وزارت اطلاعات پاکستان) شامل ہیں۔ تین ہفتے تک نیدرلینڈ کا دورہ کرے گا۔

پنجاب میں امن وامان ہے (نون)

لاہور ۹ اپریل۔ وزیر اعلیٰ پنجاب ملک فیروز خاں نون نے کہا ہے۔ کہ اب صوبہ میں امن و امان ہے۔ اور کسی ضلع سے کسی قسم کے ناخوشگوار حادثہ کی کئی روز سے کوئی اطلاع نہیں آئی۔ ملک صاحب نے کہا۔ کہ وہ جون کے آخر تک صوبائی اسمبلی کا اجلاس طلب کریں گے۔ انہوں نے رشوت ستانی کے انسداد کے لئے ایک ٹریبونل اور قرآن سوسائٹی کے قیام کا ارادہ بھی ظاہر کیا۔

کراچی ۹ اپریل۔ چیف کمشنر کراچی نے اعلان کیا ہے۔ کہ کراچی سے کٹ پیس۔ آرٹ سلک اور سلک اور اونی کپڑا وغیرہ باہر بھیجنے کے لئے چیف کمشنر سے پرمٹ حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ہانگ کانگ (تاخیر سے موصول شدہ) میجر جنرل آغا محمد رضا سفیر پاکستان متعینہ چین کے اعزاز میں ایک مقامی تاجر مسٹر اے۔ آر۔ ایچ اسماعیل اور ۴۴

۴۳ بھی اس صورت میں مکمل ہو سکتی ہے۔ جب اس جائیداد کے متعلق معاہدہ مذکورہ تاریخ سے قبل ہو گئے ہوں۔ یا پٹہ دینے والے یا مرتہن کا حق مذکورہ تاریخ سے قبل منتقل کر دیا گیا ہو۔ فروخت تبادلہ یا بصورت دیگر کسی زرعی متروکہ جائیداد اور ایسی زرعی جائیداد کی منتقلی پہلے کی طرح اب بھی ممنوع ہے۔ جب متعلقہ شخص اپنے تارک وطن بننے کی توقع میں علیحدہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

اخباری کاغذ پر اشتہار جنتریاں اور نوٹ بک چھاپنا جرم ہے

کراچی ۹ اپریل۔ وزارت صنعت حکومت پاکستان کے ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے۔ کہ کاغذ کنٹرول (کفایت) آرڈر مجریہ ۱۹۴۵ء پاکستان میں اب بھی نافذ ہے۔ کی خلاف ورزیوں کے اندیشہ کے باعث حکومت خلاف ورزی کرنے والوں کو متنبہ کرتی ہے۔ کہ انہیں مذکورہ آرڈر کی خلاف ورزیوں پر سزا دی جا سکتی ہے۔ جیسا کہ کاغذ کے کنٹرول (کفایت) آرڈر میں درج ہے۔ اخبار۔ خبرول کے بلیٹین۔ میگزین یا رسالوں کو اخباری کاغذ کے علاوہ کسی دوسرے کاغذ پر شائع کرنے اور ڈائریکٹریوں۔ ایئر بک۔ المانول "ہو از ہو" جنتریوں وغیرہ کو شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ سوائے اس صورت کے کہ ہر معاملہ میں علیحدہ علیحدہ مرکزی حکومت کی تحریری اجازت پہلے سے حاصل کرلی جائے۔ مذکورہ آرڈر کی رو سے وہ کتابیں پمفلٹ اور دیگر مطبوعات چھاپنا بھی ممنوع ہے۔ جن کے چھاپنے کا بنیادی مقصد انہیں پاکستان سے برآمد ہو۔ اسی طرح منظر کی تصویر کے کارڈ اور تصویری پوسٹ کارڈ جس کا مقصد نمائش کرنا یا خوردہ فروشی کے لئے پیش کرنا ہو نیز کسی تہنیتی کارڈ یا دیگر تہنیتی مطبوعات بھی چھاپنا ممنوع ہے۔ جس کا مقصد اشتہار ہو۔ کاغذ کی کفایت کے آرڈر کی رو سے ان تمام لوگوں کے لئے جو ایسے کاروبار کرتے ہیں۔ جس میں کاغذ فروخت کرنا۔ اس کا ذخیرہ رکھنا۔ استعمال کرنا اور اسے تقسیم اور خرچ کرنا پڑتا ہو۔ اعداد و شمار کی باضابطہ رپورٹ اس فارم پر پیش کرنا ضروری ہے۔ جو مذکورہ آرڈر میں ضمیمہ کے طور منسلک ہے۔ کوئی مطبع کاغذ اسی حد تک خرچ کر سکتا ہے۔ جو اس نے ۱۹۵۱ء کا بنیادی سال کے دوران میں یا اگر مطبع بعد میں شروع ہوا۔ تو اس کے بعد کے سال میں خرچ کیا ہے۔

۱۹۵۳ء میں سفر حج کیلئے انتظامات

کراچی ۹ اپریل۔ حج مجلس قائمہ کی سفارشات پر حکومت پاکستان نے ۱۹۵۳ء میں بحری اور ہوائی راستہ سے حاجیوں کی آمد ورفت میں باقاعدگی پیدا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مغربی پاکستان میں ان عازمین حج کی درخواستیں جو بحری راستہ سے سفر کرنے کے خواہشمند ہوں۔ ۲۰ اپریل ۱۹۵۳ء سے حج بکنگ افسر کراچی وصول کرے گا۔ اس تاریخ سے قبل موصول شدہ کسی درخواست پر عمل نہیں کیا جائیگا۔ درخواست کے مقررہ فارم اور ضروری ہدایات حج بکنگ آفس کراچی اور متعلقہ صوبائی حج کمیٹیوں سے مفت۔ حاصل کی جا سکتی ہیں۔ مشرقی پاکستان میں مقیم عازمین حج کے لئے علیحدہ اعلان کیا جائیگا۔ نشستیں صوبائی کوٹے کا لحاظ رکھتے ہوئے "پہلے آنے والے کا پہلے کام" کی بنیاد پر الاٹ کی جائیں گی۔ اگر درخواستوں کی تعداد کوٹے سے زیادہ ہوئی۔ تو عام قرعہ اندازی کی جائے گی۔ اس صورت میں عرشہ اور سیکنڈ کلاس کے لئے ۲۰ اور ۲۲ اپریل کے درمیان موصول ہونے والی درخواستوں کو مساوی ترجیح حاصل ہوگی۔ تاہم فرسٹ کلاس کے لئے ترجیح کا تعین درخواست موصول ہونے کی تاریخ سے کیا جائیگا۔ ایک سال سے زیادہ عمر کے عازمین حج کو کرایہ کی پیشگی رقم کے طور پر منی آرڈر یا بنک ڈرافٹ کے ذریعہ درخواست کے ساتھ ایک سو روپے کی رقم بھیجنا ضروری ہے۔ مرد عازمین حج کے لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ وہ اپنی درخواستوں کے ساتھ پاسپورٹ سائز کی اپنی تازہ ترین *

* دو تصویریں یا ان کی بجائے شناختی سرٹیفکیٹ جس پر کسی مجسٹریٹ کی تصدیقی دستخط موجود ہو۔ روانہ کریں۔ اس سال حج کے کم از کم مجموعی مصارف اندازاً ۱۱۰۰ روپے ہوں گے۔ بذریعہ ہوائی جہاز سفر کرنے کے خواہشمند عازمین حج سے درخواستیں طلب کرنے کا اعلان آئندہ ماہ مئی میں کیا جائیگا۔

---

۴۴ ان کی اہلیہ نے حال ہی میں ایک دعوت دی۔ سفیر موصوف پیکنگ جاتے ہوئے یہاں پہنچے تھے۔

دعائے مغفرت

اہلیہ صاحبہ برادرم عبدالرحمٰن صاحب جنید ابن مکرم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل گذشتہ جمعہ کو لاہور میں ایک لمبی علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کو ربوہ میں دفن کیا گیا۔ انہوں نے اپنے پیچھے پانچ چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے ہیں۔ احباب مرحومہ کی بلندئ درجات اور مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ (سید اعجاز مبارک کراچی)